سوال

گزارش ہے کہ فرمان باری تعالی فی لوح محفوظ لوح محفوظ میں ہے (سورۃ البروج آیۃ نمبر 22) کی شرح کریں اوراس میں بڑے بڑے علماء مثلا ابن کثیر اور طبری وغیرہ کی بیان کی گئ تفسیر تفصیل سے بیان کریں ؟

جواب

الحمد للہ

1-ابن منظور کا قول ہے :

الوح : ہر چپٹی لکڑی کو لوح کہتے ہیں ۔

اورازھری کا قول ہے کہ : ہر چوڑی لکڑی اور کندھے کی ہڈی پر جب لکھا جائے تو اسے لوح کہا جاتا ہے ۔

جس میں لکھا جائے اسے لوح کہتے ہیں ۔

اللوح لوح محفوظ کا نام ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے فی لوح محفوظ یعنی اللہ تعالی کی مشیئات کا خزانہ ۔

اور ہر چپٹی ہڈی لوح ہے ، لوح کی جمع الواح آتی ہے ۔

اور جمع الجمع الاویح آتی ہے ۔ لسان العرب (584/2) ۔

2-ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے :

فی لوح محفوظ وہ ملاالاعلی میں کمی وزیادتی سے اور تحریف وتبدیل سے محفوظ ہے ۔ تفسیر ابن کثیر (4/497-498) ۔

3-اورابن قیم رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے : اللہ تعالی کا یہ فرمان محفوظ اکثر قراء اسے لوح کی صفت ہونے کی وجہ سے مجرور پڑھتے ہیں ، اوراس میں اشارہ ہے کہ شیاطین وہاں تک رسائی حاصل نہیں کرسکتے اس لیے کہ وہ ان کی پہنچ سے محفوظ ہے ، اور وہ لوح محفوظ بنفسہ محفوظ ہے کہ شیطان اس میں کمی وزیادتی کی قدرت رکھیں ۔

تو اللہ سبحانہ وتعالی نے اسے محفوظ کے وصف سے نوازتے ہوئے فرمایا انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون بیشک ہم نے ہی قرآن مجید نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں ، تو اس میں اللہ تعالی نے اس جگہ کو حفظ کے وصف سے نوازا ۔

تو اللہ تبارک وتعالی نے اس کی جگہ کی بھی حفاظت فرمائ اوراسے زیادتی ونقصان اور تبدیل وتحریف سے محفوظ رکھا اوراس کے معانی کو بھی اسی طرح محفوظ رکھا جس طرح کہ اس کے الفاظ کو محفوظ رکھا اورایسے لوگ پیدا فرمائے جو اس کے حروف میں زیادتی ونقصان اور معانی کو تحریف اور تغیر سے محفوظ رکھیں ۔ التبیان فی اقسام القرآن (ص 62) ۔

4-اور تفسیر کی بعض کتب میں جو یہ آیا ہے کہ ، لوح محفوظ اسرافیل کی پیشانی میں ہے ، یا پھر وہ سبز زبرجد سے پیدا ہوا کیا گیا ہے ، وغیرہ تو یہ سب ایسی چیزیں ہیں جو کہ ثابت نہیں ،

اور یہ لوح محفوظ ایک غیب کی چیزوں میں سے ہے جو کہ ایسے شخص سے ہی قبول ہو سکتا ہے جس پر وحی نازل ہوتی ہو۔

واللہ تعالی اعلم.